سوال

سوال : میرے ایک عزیز کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہواکہ فرمانِ الہی : "ولیال عشر" میں کیا حکمت ہے ؟ حالانکہ عشرہ ذوالحجہ کے فضائل صبح کے وقت یعنی دن کے اوقات میں ہیں رات میں نہیں ہے ، اور میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ حکمتِ الہی ہی حرفِ آخر ہے ۔

جواب

الحمد للہ

فرمان باری تعالی : وَالْفَجْرِ (1) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (2)

ترجمہ : قسم ہے فجر کے وقت کی [1] اور دس راتوں کی [الفجر : 1-2]

یہاں آیت میں مذکور "دس راتوں " سے کیا مراد ہے ؟ اس بارے میں علمائے کرام کے ہاں مختلف اقوال ہیں :

1- جمہور اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے مراد عشرہ ذوالحجہ ہے ، بلکہ ابن جریر رحمہ اللہ نے اس بات پر اجماع نقل کیا ، اور کہا ہے کہ : "اس سے مراد عشرہ ذوالحجہ کی دس راتیں مراد ہیں ، کیونکہ تمام معتمد مفسرین کا اس پر اجماع ہے " انتہی

تفسیر ابن جریر : (7/514)

اور ابن کثیر (4/535) رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دس راتوں سے مراد عشرہ ذوالحجہ ہے ، جیسے کہ ابن عباس ، ابن زبیر ، مجاہد ، اور متعدد سلَف اور خلَف علمائے کرام سے منقول ہے "

یہاں آپکا ذکر کردہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "ایام " کے بارے میں "لیالی " کے لفظ سے تعبیر کرنے میں کیا حکمت ہے ؟

تو اسکا جواب مندرجہ ذیل انداز سے دیا جاسکتا ہے :

چونکہ عربی زبان بہت وسیع ہے ، اس لئے یہاں پر "ایام " کیلئے "لیالی " کا لفظ استعمال کیا گیا ہے ، چنانچہ بسا اوقات عربی زبان میں "لیالی " بول کر "ایام " مراد لیا جاسکتا ہے ، اور صحابہ کرام وتابعین عظام عام طور پر "ایام " کیلئے "لیالی " کا لفظ ہی استعمال کرتے تھے ، حتی کہ روزے رکھنے کے بارے میں انکا ایک مقولہ مشہور تھا کہ " صمنا خمسا " [اس جملے میں "خمس " تمیز کی بنا پر منصوب ہے ، اور عربی زبان میں " خمس " مذکر اس وقت بولا جائے گا جب اسکا معدود مؤنث ہو ، یعنی اس جملے میں لفظ "ایام " کو معدود نہیں بنایا گیا ، بلکہ لفظ "لیالی " کو معدود بنایا گیا ہے ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ "ایام " کی جگہ "لیالی " کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔ مترجم] اگرچہ روزہ دن میں رکھا جاتا ہے ۔ واللہ اعلم

متعدد علمائے کرام نے اس بارے میں صراحت بھی کی ہے جن میں ابن العربی "أحكام القرآن " (4/334) میں اور ابن رجب "لطائف المعارف " (470) میں ، شامل ہیں ۔

2- کچھ علمائے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ ان دس راتوں سے مراد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے ، یہ قول بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ، انکا کہنا ہے کہ اس سے مراد رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے ، جس میں لیلۃ القدر ہے ، اسی کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

(لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ)

ترجمہ: لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بھی افضل ہے۔ [القدر: 3]

ایسے ہی فرمانِ باری تعالی ہے:

(إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ [3] فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ)

ترجمہ: ہم نے [قرآن] کو بابرکت رات میں نازل کیا ہے، بلاشبہ ہم ہی ڈرانے والے ہیں [3] اس رات میں ہر حکمت بھرے فیصلے کو منتقل کیا جاتا ہے [الدخان: 3-4]

اسی موقف کو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے، کیونکہ یہ موقف آیت کے ظاہری مفہوم سے مطابقت رکھتا ہے۔

دیکھیں: تفسیر 30واں پارہ، از شیخ ابن عثیمین.